صفحہ ... تک جسمین بقیہ نمبر ۷ لغایت اعجاز نمبر ۱۱ ہی اور جسمین لدھیانہ کی مباحثہ کا ایک حصہ درج
... صفحات کو بلحاظ ترتیب مضمون فتوے علیحدہ کیا گیا ہی جو صاحب ترتیب و نمبر صفحات کو پسند کرین
وہ ان کو اپنی جگہ رکھ لین۔
نمبر ۱۱ جلد ۳

امام نووی شرح مسلم مین فرماتے ہین معناہ یکسرہ حقیقۃ ویبطل ما تزعمہ النصاری من تعظیمہ وفیہ دلیل علی تغییر المنکرات والات الباطل وقتل الخنزیر من ھذا القبیل وفیہ دلیل للمختار فی مذھبنا ومذھب الجمھور انا اذا وجدنا الخنزیر فی دار الکفر او غیرھا وتمکنا من قتلہ قتلناہ انتہی۔ اور مرزا صاحب نے اپنے تئین مثیل مسیح قرار دیا ہے۔ اور ابن مریم علیہ السلام کے حقیقی نزول سے انکار کیا ہے۔ اور کہین انکار احادیث اور کہین تاویلات باطلہ کو اختیار کیا ہے چنانچہ صلیب کے توڑنے سے یہ مقصود رکھا ہے کہ وہ اظہار حرمت صلیب کرین گے جسکو مین کر رہا ہون۔

مگر راقم حیران ہے۔ کہ یہ حرمت صرف مرزائی ہے یا کہ قدیم زمانہ اہل اسلام سے مشہور ومعروف ہے اول تو بدیہی البطلان ہے۔ پس ثانی متعین ہے۔ اور انکی تاویل باطل ہے فہو المطلوب اور قتل خنزیر سے بھی یہ معنے لیا ہے کہ اسکی حرمت کا اظہار ہے۔ اور ظاہری معنے پر یہ اعتراض واہی کیا ہے۔ کہ کیا وہ شکار کھیلتے پھرینگے حالانکہ محاورہ اہل زبان مین شائع ہے کہ بادشاہ نے فلان کو قتل کیا۔ اور اس سے مقصود صرف یہی نہین ہوتا کہ بادشاہ اپنے ہاتھ سے قتل کا مرتکب ہوا ہے۔ بلکہ جلاد کا قتل کرنا بھی منسوب الے السلطان سمجھا جاتا ہے اور یہان پر مباشرت بنفسہ مین بھی کوئی محذور نہین ہے۔ علیٰ ہذا کفار سے جزیہ قبول نفرماوین گے۔ بلکہ صرف اسلام ہی مقبول ہوگا اور یہ امور انسے بطور تنسیخ شریعت محمدیہ علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام واقع نہونگے۔ کیونکہ نبی مستقل نہونگے بلکہ تابع شریعت محمدیہ ہونگے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناسخ اور مُبیّن احکام مذکورہ ہین۔ کیونکہ آپ نے بطور پیشینگوئی کے پہلے ہی سے فرما دیا۔ جس سے یہ پایا جاتا ہے۔ کہ احکام موجودہ انکے آنے تک ہین۔ پھر تبدیل ہوجاوین گے۔ چنانچہ امام نووی شرح مسلم مین فرماتے ہین فعلی ھذا قد یقال ھذا خلاف

ط
اسکا خلاصہ
یہ ہے کہ
اور قتل خنزیر
سے حقیقۃً
خنزیر کو قتل
کرنا مراد ہے۔

ط۲ ی
عبارت کا ترجمہ
فتوے مین
صفحہ ۱۵۵ یا
۱۵۶ مین
ہوچکا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

ما هو حکم الشرع الیوم فان الکتابی اذا بذل الجزیة وجبت قبولها ولم یجز قتله ولا اکراهه علی الاسلام وجوابه ان هذا الحکم لیس بمستمر الی یوم القیمة بل هو مقید بما قبل نزول عیسی علیه السلام وقد اخبرنا النبی صلی الله علیه وسلم فی هذه الاحادیث الصحیحة بنسخه ولیس عیسی صلی الله علیه وسلم هو الناسخ بل نبینا صلی الله علیه وسلم هو المبین للنسخ فان عیسی علیه السلام یحکم بشرعنا فدل علی ان الامتناع من قبول الجزیة فی ذلک الوقت هو شرع نبینا محمد صلی الله علیه وسلم انتهیٰ۔ اور مال کی کثرت ہونا بھی بڑی علامت فرمائی ہے۔ کہ کوئی اسکو قبول نکریگا۔ بعض حواری مرزا صاحب اسکی تصدیق یون فرماتے ہین کہ وہ بھی بہت مال لوگون کو دیتے ہین۔ یعنے بذریعہ اشتہارات وعدۂ انعام کا دیتے ہین۔ اور کوئی قبول نہین کرتا۔ سُبحَانَ اللہ کیا تاویل واہی ہے۔ اور کیسا خیال محال ہے۔ کیونکہ کثرت مال وعدم قبول کی تشریح صاف طور پر آپنے فرما دی ہے۔ کہ کثرت کا یہ حال ہوگا۔ کہ اونٹنی جوان بیکار پڑی پھرے گی کوئی متوجہ اسکی طرف نہوگا۔ اور نیز دنیا سے نفرت اور عبادت مین لذت ہوگی۔ کہ اسوقت ایک سجدہ دنیا وَمَا فِیہا سے بہتر ہوگا۔ بھلا آجکل یہ معاملہ ہے بلکہ خلاف اسکے سبکی توجہ تمام دنیا ہی کیطرف ہے حتیٰ کہ عموماً ایک پیسہ سجدہ سے بہتر سمجھا جاتا ہے اِلَّا مَا شَاءَ اللہ۔ بلکہ خود مرزا صاحبنے یہ دنیا دون کے کمانے کا ذریعہ نکالا ہوا ہے۔ عیان راچہ بیان۔

اور یہ علامت بھی بہت بڑی فرمائی۔ کہ اسوقت لوگون مین باہمی بغض عداوت حسد سب جاتا رہے گا۔ بخلاف آجکل کے کہ زمین آسمان کا فرق ہے۔ عموماً یہ امور ایسے شائع ہین کہ انکا انکار بدیہی البطلان ہے۔ ؎ ببین تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا

چونکہ مرزا صاحب سے ان امور صریحہ کی کوئی تاویل نبن سکی تو ادہر رُخ بھی نکیا۔ اور حدیث دمشق مین دربارۂ نزول ابن مریم علیہ السلام چار جگہ نبی اللہ کا لفظ آیا ہے۔ اور نبی کا اطلاق مخالف آیت خاتم النبیین نہین اسلیے کہ یہ اطلاق باعتبار ما کان

225

کے ہے۔ اور محاورہ مین شائع ہے کما لا یخفی علی اللبیب پس اعتراض مخالف غلط صریح ہے۔ اور فرشتون کے پرون پر اُترنا دمشق کے منارہ شرقی پر صحیح مسلم مین موجود ہے۔ اور یہ بھی حدیث مین آیا ہے۔ کہ وہ دنیا مین آکر نکاح کرین گے۔ اولاد ہوگی اور وہ فوت ہونگے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ منورہ مین مدفون ہونگے جیسا کہ مشکوٰۃ مین ہے۔ عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی بن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر۔ رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء کذا فی المشکوٰۃ۔ اور ظاہر ہے کہ علامہ ابن جوزی محدث کو ردّ احادیث موضوعہ کے بارہ مین کسقدر مبالغہ تھا۔ پھر یہ حدیث جسکو وہ خود روایت کرتے ہین غالبًا صحیح ہے۔ اور مرزا صاحب کا ان سب نصوص صریحہ سے انکار یا تاویل لاطائل کرنا صریح البطلان ہے۔ اور لفظ امامکم منکم کے یہ معنے لینا کہ آنیوالا جو ہوگا تو وہ تمہین مین سے ہوگا حقیقۃً ابن مریم علیہ السلام نہین ہونگے خیال محض ہے اسلیے کہ امامکم منکم کی تفسیر دوسری جگہ آگئی ہے۔ کہ وہ مہدی علیہ السلام ہونگے جو ان کے بھی امام بنے گے وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیمۃ قال فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرہم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ہذہ الامۃ۔ رواہ مسلم بعض روایات مین جو آیا ہے کہ وہ امام بنینگے تو اس سے یہ مراد ہے کہ وہ کتاب اللہ کی اجراء و تعمیل مین امام ہونگے۔ الفاظ حدیث یہ ہین۔ فامکم بکتاب اللہ دیکھو مسلم ص ۸۷ ج ۱۔

الغرض مرزا صاحب کو اپنے تئین مثیل مسیح سمجھنا اور لوگون کو اسکی دعوت کرنا بالکل خلاف عقائد اہل اسلام ہے۔

لہ۔ نکاح خلاصہ ترجمہ یہی جو ہو چکا اردو مین کیا ہے۔

سہ۔ اسکی حدیث کا ترجمہ فتوے سلسلہ ص ۱۲۹ ۲ و ۳ مین ہو چکا ہے۔

علے ہذا دجال کے بارہ مین احادیث صحیحہ موجود ہین۔ چنانچہ مسلم مین ہے وان الدجال[له] ممسوح العین علیها ظفرة غلیظة مکتوب بین عینیه کافر یقرءه کل مؤمن کاتب وغیر کاتب۔ اب یہ صریح علامت ہے کہ ان حروف کو ان پڑھ بھی پڑھ لیگا۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ عیسے علیہ السلام اسکو باب لد پر قتل فرمائین گے۔ اور یہ بھی اسکی علامت ہے کہ چالیس روز تک رہیگا۔ پہلا دن سال کے برابر۔ دوسرا مہینہ کے برابر۔ تیسرا جمعہ کے برابر ہوگا اور باقی دن اور دنو کے برابر ہونگے۔

چنانچہ یہ بھی اسمین ہے قلنا[عه] یا رسول اللہ ﷺ وما لبثه فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنة ویوم کشهر ویوم کجمعة وسائر ایامه کایامکم قلنا یا رسول اللہ ﷺ فذالك الیوم الذی کسنة اتکفینا فیه صلوة یوم قال لا اقدروا له قدره الی اخر الحدیث۔ اور پھر یاجوج ماجوج کا نکلنا۔ اور انکی حالات عجیب اور ان سب کا مرض وباء عام سے مرنا اور عیسے علیہ السلام کا کوہ طور سے اترنا وغیرہ وغیرہ سب صحیح مسلم مین موجود ہے۔

اب مرزا صاحب کا دجال سے مراد با اقبال قومین لینا کسقدر مخالفت وتحریف احادیث صحیحہ ہے۔ کیا با اقبال قومین اسوقت موجود نہ تھین۔

غرضکہ باب تاویل مین مرزا صاحب نیچریون سے بڑھ گئے ہین۔ اور جسطرح احادیث موضوعہ کو صحیح بیان کرنا کذب علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسیطرح احادیث صحیحہ کا انکار یا تاویل باطل کذب علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہین۔ اور حدیث صحیح مین ہے من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعده من النار کذا فی الصحاح

الغرض یہ عقائد مرزا صاحب کے باطل مخالف عقائد اہل اسلام ہین اور خلاف اجماع امت ہین۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے ومن[سه] یتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا۔ اور امت محمدیہ ہرگز گمراہی پر مجتمع نہین

[له] اسکی ایک آنکھ مٹی ہوئی ہوگی۔ اوپر اسکے گاڑھا ناخنہ ہوگا۔ دونو آنکھوں کے بیچ مین لفظ کافر لکھا ہوگا۔ جسکو خواندہ و ناخواندہ پڑھ لیگا۔

[عه] ہمنے کہا یا رسول اللہ وہ کتنا عرصہ زمین مین رہیگا۔ کہا چالیس دن ایکدن برابر ایکسال کے اور ایکدن برابر ایک مہینہ کے اور ایکدن برابر ایک جمعہ کے اور باقی دن جیسے تمہارے دن۔ ہمنے کہا یا رسول اللہ وہ دن جو برابر ایک سال کے ہوگا کیا کافی ہوگی ہمکو اسمین ایک دن کی نماز۔ کہا نہین اندازہ کر لینا۔

[سه] اسکا ترجمہ صفحہ ۲۰۷ مین گذر چکا۔

ہو سکتی۔ بلکہ جو انسے خارج ہووے مستحق نار ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ترمذی مین ہے۔ عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امتی او قال امة محمد علی الضلالة وید اللہ علی الجماعة ومن شذ شذ فی النار وعنؓ ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار۔ رواہ ابن ماجة من حدیث انس کذا فی المشکوة عن ابی ذرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه۔ رواہ احمد وابوداود کذا فی المشکوة۔ اور یہ بھی حدیث صحیح مین وارد ہے کہ قیامت سے پہلے تیس دجال کذاب پیدا ہونگے اور سبکے سب رسالت کا دعوی کرین گے سو یہ دعوے بھی مرزا صاحب کی کلام مین پایا جاتا ہے۔ قال الامام النوویؒ فی شرح المسلم وقد وجد من ہولاء خلق کثیرون فی الاعصار واہلکہم اللہ تعالی واقلع آثارہم وکذلک یفعل بمن بقی منہم انتہی

اور مزید یہ کہ باوجود ان عقائد باطلہ کی اشاعت کے یہ دعوی بھی فرماتے ہین کہ مین مسلمان ہون مسلمانون کے سے عقیدے رکھتا ہون۔ حالانکہ ؎ نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا۔ جب انکی تالیفات پکار پکار اس دعوی کی تکذیب کر رہی ہین۔ پھر کیونکر مرد عاقل دام مین آجاوے۔ اب مین خداوند کریم سے اس دعا پر کلام کو ختم کرتا ہون۔ کہ مرزا صاحب کو انہین عقائد حقہ پر جنپر اجماع امت ہے پھر عود کرنے کی توفیق عنایت کرے۔ اور نیز انکے متبعین کو امور حقہ پر لاوے ورنہ سوء عاقبت کا اندیشہ ہے۔ اللہم احفظنا دنیا چند روز ہے عقائد واعمال صالحہ ہی وہان کام آوینگے وما علینا الا البلاغ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی رسولہ خیر خلقہ محمد خاتم النبیین وآلہ واصحبہ اجمعین۔

کتبہ خادم العلماء المتبحرین راجی رحمة ربہ القوی احمد علی عفا اللہ عنہ بٹالوی مدرس مدرسہ اسلامیہ بٹالہ

لہ [illegible] جمع نہ کریگا
خدا کا ہاتھ جماعت پر ہے
اتفاق واجماع سے علیحدہ ہوا جو
جماعت سے نکلا وہ دوزخ مین

سلہ بڑی جماعت کی پیروی کرو
کیونکہ جو اس سے
نکلا وہ اکیلا دوزخ مین پڑا

سلہ جو ایک بالشت
جماعت سے الگ ہوا
اوس نے اسلام کا پٹا
گردن سے نکال دیا

سلہ ایسے
لوگ پچھلے زمانون مین
بہت پیدا ہوئے مگر
یک جنکو خدا تعالے
نے ہلاک کیا۔ ایسا ہی
خدا تعالے آیندہ
آنے والون سے
کریگا

علمائے شہر پٹیالہ ریاست

ہمنے مرزا کادیانی کے رسائل توضیح و فتح۔ ازالہ نہایت غور سے دیکھے۔ کادیانی کے عقائد مخترعہ بے شک وبلاشبہ قرآن و حدیث کی تعلیم اور صحابہ کرام و سلف صالح کے عقائد سے مخالف ہین۔ ایسا شخص بے شک دایرہ اسلام سے خارج اور حدیث مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّار کا پورا پورا مصداق ہے

(مولوی محمد اسحاق) واعظ و مفتی [illegible] پٹیالہ

(مولوی حافظ غلام مرتضی) [illegible] پٹیالہ

(کرامت اللہ) (مولوی فاضل) (مولوی غلام محمد عفی عنہ)

ھذا الجواب صحیح وحق صریح والحق احق ان یتبع۔

جواب درست ہے۔ خدا کریم کادیانی اور اسکے معتقدین کو راہ راست کی ہدایت فرما دے۔

حشمت اللہ سنوری

مجھکو جملہ علماء اسلام سے اتفاق ہے۔

(مولوی طالب علی لاہوری مقیم پٹیالہ)

---

* مولوی حشمت اللہ صاحب سنوری وہ ہین جنکا ازالہ مین خاص مریدون کی فہرست مین تعریف فرمائی ہے انکو اپنا ہمرنگ بھی لکھا ہے۔ اور دعائے خیر بھی دی ہے۔ دیکھو صفحہ ۸۰۰ ازالہ۔

جو شخص ملائکہ کو نفوس فلکیہ اور سلسلہ نبوت کو خواہ تامہ ہو یا ناقصہ قیامت تک جاری سمجھے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(مولوی حافظ عظیم بخش) [illegible]

مجھے مولوی محمد اسحاق صاحب کی تحریر سے اتفاق ہے۔

العبد فقیر عبد العزیز [illegible] لدھیانہ

چونکہ میرزا غلام احمد کے عقائد مندرجہ فتوی سراسر خلاف عقائد اہل اسلام اہل سنت وجماعت ہین۔ لہذا مجھکو بہی سب علماء دین کے ساتھ اتفاق ہے۔

(مولوی حافظ محمد سید عنایت علی)

الجواب صحیح ..... یہ جواب صحیح ہے۔

خادم امام الدین حسین [illegible]

مرزا کی تحریرین جملہ اہل اسلام خصوصاً عقائد اہل سنت والجماعت کے خلاف ہین۔ ایسا شخص ہرگز ملہم اور مجدد نہین ہو سکتا۔

العبد خاکسار محمد عبد اللہ* عفا اللہ

---

*ف۔ یہ مولوی صاحب بہی پہلے مرزا غلام احمد کے معتقد تھے۔

علماء لکھوکے ضلع فیروز پور جو پنجاب مین فقہ وحدیث کے ممتاز اور نامور علما ہین اور صاحب برکات والہامات مشہور ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ فاطر السمٰوٰت والارض جاعل الملٰئکۃ رسلا اولی اجنحۃ مثنیٰ وثلث وربٰع یزید فی الخلق ما یشاء ان اللہ علی کل شیء قدیر والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین محمد المبعوث فی الامیین بجوامع الکلم والکلام المبین وعلی الہ واصحابہ اجمعین ومن تبعہم الی یوم الدین ۵ **اما بعد**

جو عقائد کفریہ مرزا قادیانی کے سوال مین مرقوم ہین ہر ایک کفر مذکور اوسکے کافر مرتد ہونے کے لیے کافی وافی ہے معاذ اللہ اسکا مذہب ہے کہ میرے الہام قطعی مثل کتاب اللہ کے۔ جیسا کہ یہ اوس نے بعضے اشتہارون مین صاف صریح لکھا ہے۔ لہذا وہ احادیث صحیحہ صریحہ کے مقابلے مین مرتدانہ کلام کرتا ہے اور کھلم کھلا کافر ہوا جاتا ہے۔

اب یہان یہ مسئلہ حقہ یاد رکھنا ضرور ہے۔ کہ ہر حدیث صحیح مرفوع جسکو علماء حدیث نے بالتحقیق صحیح ثابت کیا ہے۔ واجب القبول والعمل بالاجماع ہی اُسکا منکر مکذب اپنی رائے سے موضوع وباطل کہنے والا کافر ومرتد ہے۔ اسمین یہان نہ قول امام کا یا کشف والہام کا یا عقل نافہم کا کچہ کام نہین آتا۔ اگر حدیث متواتر ہے تو منکر کافر قطعی ہے ورنہ ظنی کافر ہے۔ بس میری تحقیق مین یہ ملحد قادیانی اشد المرتدین

عجیب کافرومنافق لاثانی ہے۔ اسلیے اپنے ازالہ کے صفحہ ۲۹۷ مین سب اہل اسلام کو جو صحابہ رضؓ سے لگا کر ابتک ہین ملحد صریح اور سخت بے ایمان بنادیا ہے۔ عیسے علیہ السلام کے معجزون پر ایمان لانے کی وجہ سے اور اسکی پوچ تاویلین قابلِ التفات نہین۔ اور نہ لائق اعتبار ہین۔ بلکہ فی الحقیقۃ تاویلین نہین صاف تمسخر منافقانہ اور استہزار کافرانہ ہے۔ مثلاً دعوے الہامی اسکا کہ مین عیسے علیہ السّلام کے نزولِ موعود کا مصداق ہون استعاری طور پر سراسر باطل و مردود ہے۔ کیونکہ استعارہ مجاز کا قسم ہے۔ اور مجاز مین قرینہ مانعہ ارادہ معنے موضوع لہ سے ہونا ضرور ہے اور یہان کوئی قرینہ مانعہ ارادہ معنے حقیقی سے نہین ہے جو وجود مبارک عیسے علیہ السلام کا بتمامہ ہے والمجاز مفرد ومرکب اما المفرد فهی الكلمة المستعملة فی غیر ما وضعت له فی اصطلاح به التخاطب علی وجه یصح مع قرینة عدم ارادته ای ارادة الموضوع له (مختصر معانی مع متنہ تلخیص المفتاح)۔ والاستعارة تفارق الكذب بوجهین بالبناء علی التاویل ونصب القرینة علی خلاف الظاهر فی الاستعارة لما عرفت انه لابد للمجاز من قرینة مانعة عن ارادة الموضوع له۔ (مختصر معانی مع متنہ) اور ملحد صاحب نے کوئی قرینہ مانعہ معنی حقیقی سے الفاظ نبویہؐ مین قرار نہین دیا۔ اور اپنے الہام ضد اسلام پر ایمان لاکر خلاف تفسیر صحیح کا و کفر حدیث متواتر کا اختیار کیا۔ معاذ اللہ فی[لہ] تفسیر ابن کثیرؒ وقوله سبحانه وتعالی وانه

[لہ] اسکا خلاصہ ترجمہ یہ ہے۔ اس قول خداوندی کی "وانه لعلم للساعة" تفسیر ابن اسحق سے مذکور ہو چکی ہے۔ کہ اس سے حضرت عیسے ؑ کے معجزات مراد ہین۔ جیسے مردہ کو زندہ کرنا۔ اور مادر زاد اندھے اور کوڑھیکو اچھا کرنا۔ مگر یہ محل اعتراض ہے۔ اس سے بعید تر وہ تفسیر ہے جو قتادہ سے منقول ہے۔ کہ اِس سے قرآن مراد ہے۔

لعلم للساعۃ تقدم تفسیر ابن اسحق ان المراد من ذلک ما بعث بہ عیسی علیہ الصلوۃ والسلام من احیاء الموتی وابراء الاکمہ والابرص وغیر ذلک من الاسقام وفی ھذا نظر وابعد منہ ما حکاہ قتادۃ عن الحسن البصری وسعید بن جبیر ان الضمیر فی وانہ عائد علی القران بل الصحیح انہ عائد علی عیسی علیہ الصلوۃ والسلام فان السیاق فی ذکرہ ثم المراد بذلک نزولہ قبل یوم القیمۃ کما قال تبارک وتعالی وان من اھل الکتب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ای قبل موت عیسی الصلوۃ والسلام ثم یوم القیمۃ یکون علیھم شہیدا ۔ ویؤید ھذا المعنی القراۃ الاخری وانہ لعلم للساعۃ ای امارۃ ودلیل علی وقوع الساعۃ قال مجاھد وانہ لعلم للساعۃ ای اٰیۃ للساعۃ خروج عیسی بن مریم علیہ السلام قبل یوم القیمۃ وھکذا روی عن ابی ھریرۃ وابن عباس وابی العالیۃ وابی مالک وعکرمۃ والحسن وقتادۃ والضحاک وغیرھم وقد تواترت الاحادیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ خبر بنزول عیسے علیہ السلام قبل یوم القیمۃ اماما عادلا وحکما مقسطا ۔ انتہی ۔ جب تک یہ دعوی الہام کا اوس نے

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ گذشتہ ۲۹۱

اسکی صحیح تفسیر یہ ہے ۔ کہ اس سے قیامت کے پہلے حضرت عیسے علیہ السلام کا نزول مراد ہے ۔ چنانچہ دوسری آیۃ مین ارشاد ہے ۔ کہ جو اہل کتاب ہین وہ حضرت عیسے کی موت سے پہلے اُنپر ایمان لاینگے ۔ اور وہ حضرت قیامت کے دن اُنپر گواہ ہونگے ۔ اس معنی کی مؤید دوسری قرأت ۔ انہ لعلم للساعۃ ہی ۔ یعنی قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ ع کا نکلنا قیامت کی علامت ہی ۔ چنانچہ ابوہریرہ رض وابن عباس رض اور ابو العالیہ رض ابو مالک رض عکرمہ رض حسن رض قتادہ رض ضحاک رض وغیرہ سے مروی ہے ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر حدیثین اس باب مین آچکی ہین ۔ کہ حضرت عیسی علیہ السلام قیامت سے پہلے امام عادل ہوکر آئین گے ۔

ص
اس عبارت میں
خلاصہ ترجمہ
آنحضرت کی
فصاحت
و بلاغت اور
کلمات جوامع
کلم کا بیان
ہے۔

تسلیم کیا تھا۔ اوسکا اعتقاد بھی اس مسئلہ مین موافق اہل اسلام کے تھا جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۸ و صفحہ ۴۹۹ مین مرقوم ہے۔ پس ظاہر ہے کہ قرآن و حدیث کی حقیقت پر ایمان لانے سے الہام ہی اوسکو مانع ہوا۔ جیسا کہ اوس نے خود آپ تصریح کی ہے۔ صفحہ اول توضیح مرام مین۔ میرے اس رائے کے شائع ہونے کے بعد جسپر مین بینات الہام سے قائم کیا گیا ہون الخ تو الہام ہی قرینہ مجاز کا اوسکے زعم مین ثابت ہوتا ہے۔ اور کوئی قرینہ عقلی نقلی اہل اسلام کے طور پر نہین ہے۔ پس لازم آئیگا کہ قرینہ مجاز کا تیرہ سو ۱۳۰۰ برس بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم ہوا اور آپ کی کلام ناتمام کو تمام کیا۔ اور مفید مطلب واقعی کے بناتا ورنہ پہلی وہ کلام مفید خلاف مطلب کے تھی۔ فصاحت بلاغت کجا بلکہ ضلالت در ضلالت تھی۔ یہ تمسخر منافقانہ اور استہزا نہین تو کیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ذلک جزاؤہم جہنم بما کفروا واتخذوا آیتی ورسلی ھزوا۔ اور یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال فصاحت و بلاغت کو داغ لگانے کے لیے کمال شیطنت ہی۔ اور آپکی فصاحت بلاغت جسطرح موافق و مخالف کے نزدیک مشہور ہے اسیطرح حدیث صحیح مین بھی ثابت و مذکور ہے۔ بعثت بجوامع الکلم الخ متفق علیہ اور فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم۔ رواہ مسلم کما فی المشکوۃ فی باب فضائل سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین و فی الحدیث المتفق علیہ۔ ایضاً ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث کسردکم کان یحدث حدیثا لو عدہ عادّ لاحصاہ کما فی المشکوۃ فی باب اخلاقہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی صحیح البخاری کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا تکلم بکلمۃ اعادہا ثلثا حتی تفہم عنہ کما فی کتاب العلم من المشکوۃ وفی صحیح مسلم فی خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پس یہ صاف ظاہر ہے

[illegible] الحدیث [illegible]

اِن احادیث صحیحہ مذکورہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقریر تعلیم وافہام تفہیم مین سب انبیاء علیہم السلام پر فوقیت رکھتے تھے۔ تو پھر آپ کی کلام کے مقابلہ مین محدثین ملہمین کی عبارات الہامات کی کیا حقیقت رہی۔ چہ جائے کہ الہامات اس مُحدِث فے الدین مرتد بالیقین کے معاذ اللہ۔

اور اللہ تعالے نے داؤد علیہ السلام کے حق مین فرمایا ہے۔ وآتیناہ الحکمۃ وفصل الخطاب۔ قال ابن عباس رض بیان الکلام کما فی المعالم یعنے عطا کی ہمنے داؤد کو دانائی اور کھلی بات کرنی جسکو ہر ایک بلا تکلف سمجھے۔ پس حضرت ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالاولیٰ اس کمال مین اعلے واولے ہین لقولہ علیہ السلام فضلت علی الانبیاء الخ وقولہ علیہ السلام خیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ مختصر معانی مین ہے۔ وفصل الخطاب۔ ای الخطاب المفصول البین الذی یتبینہ کل من یخاطب بہ ولا یلتبس علیہ۔ وھکذا فی المطول

کفر اعظم کادیانی علماء مفسرین و محدثین جو ظاہر علم تفسیر و حدیث کا ہمیشہ پڑھتے پڑھاتے رہے ہین۔ یہ بے مغز خدمتین ہین۔ اور یہ تمام خدا تعالے کے نزدیک استخوان فروشی ہے اس سے بڑھکر نہین (دیکھو فتح اسلام صث) قال اللہ تعالی ولئن سألتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل اباللہ وآیاتہ ورسولہ کنتم تستھزءون ۝ لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم۔ جو کوئی دین کی باتون مین ٹھٹھا کرے اگرچہ دل سے منکر نہو وہ کافر ہوا۔ نہین تو البتہ منافق ہوا۔ دین کی بات مین ظاہر و باطن باادب رہنا ضرور ہے۔ (تفسیر موضح القرآن۔)

اللہ اکبر۔ دین کی بے ادبی سے آدمی کافر و منافق ہو جاتا ہے اگرچہ اعتقاداً نہو۔ معاذ اللہ اگر اعتقاداً ہو جیسا کہ اس ملحد نے علم دین کی اہانت کی ہو تو پھر کفر و نفاق اسکی مین کیا شک ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

[illegible] بارک رحمۃ اللہ نے شعر مین لکھا ہے۔ ۵

[1] حیثے علم یا عالمان کرے اہانت کو ÷ یا کرے اہانت شرع دی اوہ بھی کافر ہو

اور عیسے علیہ السلام کو اس ملحد نے بتقلید نصارے صلیب پر چڑہایا ہے اور کفر وانکار نص قرآنی کا کیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَمَا صَلَبُوْہُ۔ اور عیسی علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے۔ یہ بھی کفر صریح ہے۔ قرآن وحدیث کا صاف انکار ہے۔ اور فرشتون کے عروج ونزول کا انکار بہت نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ صریحہ کا صاف انکار وکفر صریح ہے۔ اور یہ مستلزم ہے۔

اس کفر اعظم کو کہ قرآن شریف اللہ کی کلام نہین بلکہ ان ھٰذا الا قول البشر ہے کیونکہ فے الخارج نہ کوئی جبریل آیا۔ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس نے کچھ پڑہایا نہ خدانے جبریل ؑ کو فے الواقع اپنی کلام پیغام دیکر زمین پر بھیجا۔ نہ اوتارا۔

پس قرآن بشر کی کلام ہوئی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے خیالمین خداتعالے نے پیدا کی فے الخارج خود نہین فرمائی۔ نہ جبریل کو پڑہائی۔ اور سلف صالح کا یہ مشہور مسئلہ تھا۔ کہ من قال ان القراٰن مخلوقٌ فھو کافرٌ۔

اور خروج یاجوج ماجوج کا انکار بھی کفر صریح ہے۔ اور خروج دجال سے مسیح* کذاب کا انکار اور دعوے رسول مرسل نبی اللہ ہونے کا۔ اور احمد مبشر بالقرآن ہونے کا بھی کفر صریح ہین۔ اور عیسے علیہ السلام کو ابن اللہ ماننا۔ اس ملحد کی نصرانیت ہے۔ اور اپنی ذات کو ابن اللہ کا لقب دینا اسکی یہودیت[2] ہے۔

* یعنے کادیانی کا۔

---

[1] یہ پنجابی زبان کا شعر ہے۔ اسکا ترجمہ اردو مین یہ ہے۔ کہ جو شخص علم یا علماء دین یا شرع کی اہانت کرے وہ کافر ہوجاتا ہے۔

[2] یہود کا یہ قول تھا نحن ابناء اللہ واحباءہٗ۔ یعنے ہم خدا کے بیٹے اور دوست ہین۔

اور جو موحدین ان کفریات صریحہ کو برحق مانتے ہین وہ بھی کافر مرتد ہین۔ اور جو خود برحق نہین جانتے۔ مگر مرزا[۵۱] سے محبت دل وجان سے کرتے ہین۔ اور اوسپر بزرگی کا اعتقاد رکھتے ہین۔ ہرگز اسکے کفریات صریحہ مذکورہ پر غیرت ایمانی کو راہ دلمین نہین دیتے۔ اونمین بھی رائی کے دانے برابر ایمان نہین۔

عن[۵۲] ابن مسعود رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبي بعثه الله في امته قبلي الا كان له في أمته حواريون واصحاب يأخذون بسنته ويقتدون بامره ثم انها تخلف من بعدهم خلوف يقولون ما لا يفعلون ويفعلون ما لا

---

۵۱ - یہ لاہور اور امرتسر کے بعض رفعیدین کرنیوالے وآمین بالجہر کہنے والون کیطرف اشارہ ہے۔ جو ان باتون کو حق نہین جانتے۔ مگر کادیانی کو باوجود ان عقائد کے بزرگ وملہم جانتے ہین انکو اگر کوئی کادیانی کے ایسے عقائد سناتا ہے تو کہتے ہین ہم اسکے رسائل کو نہین دیکھتے اسکے جواب مین اگر یہ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ عقائد واقوال اسکی کتابون مین موجود اور شہرہ آفاق ہین۔ اور علماء انپر فتوی لگاتے ہین تو پھر تم کیون ان کتابون کو نہین دیکھتے اور فتوی علماء کی تصدیق کرکے کادیانی کے بزرگ وملہم ہونیکا اعتقاد کیون نہین چھوڑتے۔ تو اسکا وہ کوئی جواب نہین دیتے ان لوگون کے سرگروہ ایک قرآن کے حافظ مگر اور علوم دین سے جاہل ہین۔ آپ رفعیدین وامین بالجہر کرتے ہین۔ اور الہامی ہونے کے بھی مدعی ہین۔ اور اس ذریعہ سے وہ ان لوگونکے مقتدا بنے ہوئے ہین۔ اور انکو گمراہ کررہے ہین۔

۵۲ - حضرت ابن مسعود رض سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت نے فرمایا ہے۔ کہ جو نبی گذرا ہے اسکے حواری اور صحاب گذر چکے ہین۔ جو اسکی سنت وطریق کو لیتے۔ اور اسکے حکم کی پیروی کرتے پھر انکے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے۔ جو وہ بات کہتے جو خود نکرتے اور وہ کام کرتے جسکے مامور نہوتے۔ جو انسے ہاتھ کے ساتھ مقابلہ کرے وہ مومن ہے جو زبان کے ساتھ مقابلہ کرے وہ مومن ہے۔ جو دل سے.... انکا مخالف ہو وہ مومن ہے۔ اسکے بعد (یعنے اگر دلمین بھی انکی مخالفت نہو) تو رائی کے برابر ایمان نہین ہے۔

یؤمرون فمن جاهدهم بیده فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن ولیس وراء ذلک من الایمان حبة خردل۔ رواه مسلم۔ اور جو اس ملحد کو اپنے مکانون مین جگہ دیتے ہین۔ اور اسکی مدد مین سرگرم رہتے ہین وہ اس حدیث شریف کا مصداق ہین لعن اللہ من آوی محدثا۔ رواہ مسلم۔ یعنے خدا کی لعنت ہے اسپر جو بدعتی ملحد مُحدِث فے الدین کو جگہ دیتا ہے۔ ردنیچری[لہ] مین لکھا ہے۔ ؎

ہک کفر عقیدہ جو حق جانے ہو مرتد یقینون + اسوچہ شک نہ شبہ کوئی ہے صاف ایمانون دینون
جویں انکار فرشتیان یا انکار جنان شیطانان + یا تھوڑی بیاج حلال پچھانے یا منکر اسمانان
یا معجزیاں دا منکر ہووے کر تاویلان خامان + یا کہے قرآن کلام محمد کافر یاجہ کلامان
یا آکھے حضرت عیسےٰ تائین ہے یوسف دا جایا + وچہ قرآن جو قصہ مریم جھوٹھا سفنا آیا
یا آکھے عیسےٰ سولی چڑھیا منّے قول نصارا + ہک آیت دا منکر کافر جو نکرے سبہ دا یارا۔

(انتہی)

[لہ] - ردنیچری مولانا محمد بن بارک اللہ کی تصنیف ایک پنجابی نظم کا رسالہ ہے۔ اسکے اشعار منقولہ بالا کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے۔ کہ جو شخص ایک عقیدہ کفر کو حق جانے وہ مرتد ہے۔ جیسے وجود ملائکہ۔ یا جنون سے انکار کرنا۔ تھوڑی سود کو حلال جاننا۔ یا معجزات کا انکار کرنا۔ یا قرآن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام قرار دینا۔ یا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا کہنا یا حضرت مریم کے قصہ رویت جبرئیل و بشارت فرزند کو ایک خواب قرار دینا۔ یا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت یہ کہنا۔ کہ وہ صلیب پر چڑھائے گئے تھے وغیرہ۔

اور تاویلین ملحدانہ اس ملحد کی استہزاء و تمسخر ہے۔ خدا رسول ؐ کو۔ ان سب کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ اور رسولؐ کو سمجھانا نہین آتا۔ اور میرے الہام بیّنات ہین۔ اگر اسکے الہامون کی ایسی تاویلین کی جاوین تو مرزا اور مرزائی ضرور تمسخر سمجھین گے۔

مثلاً الہام انا جعلناک المسیح بن مریم مین معنے مسیح[۱] کے کذاب ہین۔ اور یہی معنے بالتحقیق مراد ہین اور ابن مریم لطیف استعارہ ہے۔ کہ اس ملحد کی والدہ مؤمنہ تھی اور یہ ملحد مسلمانون کی نسل سے قطع ہو گیا۔ اور الطف استعارہ یہ ہے کہ مسیح سے مراد وزن فعیل کا ہے جو ممیر ہے کما[۲] یشہد بہ الہام المجذوب الجمونی حدثنی بہ عبد الغفور قال حدثنی بہ عبد الواحد قال عبد الغفور حدثہ بہ المجذوب بنفسہ

---

[۱] - قاموس مین مسیح کے معنے کذاب بھی لکھے ہین۔ مفتی

[۲] - یعنے جیسا کہ جمون کے مجذوب کا الہام شہادت دیتا ہے۔ جو مجھسے عبد الغفور بن محمد بن عبد اللہ غزنوی نے بیان کیا۔ اسکو عبد الواحد داماد حکیم نور الدین نے بتایا۔ انہون نے خود اس مجذوب سے سنا۔ یہ مجذوب وہ شخص ہے۔ جسکا ذکر کادیانی آسمانی فیصلہ کے صفحہ (۱۶) سطر ۱۴ مین کیا ہے۔ اس مجذوب کو حکیم نور الدین جمون سے کادیان مین جلسہ قرائت فیصلہ آسمانی پر لیگیا۔ وہان پر مجذوب صاحب نے خواب دیکھا یا انکو کشف ہوا۔ کہ کادیانی کی ڈیوڑھی مین ایک سفید گھوڑی ہے پھر وہ گدہی بن گئی جسپر کسی نے کہا کہ نور الدین گدہی کی خدمت کر رہا ہے مجذوب صاحب بعارضہ برص یا جذام بیمار ہین۔ کادیان مین انکو حکیم نور الدین اس امید پر لیگیا تھا۔ کہ وہان انکو شفا ہوگی۔ وہ وہان سے واپس آئے۔ تو انکی بیماری اور بڑھ گئی۔ آگے وہ چلتے پھرتے تھے۔ اب اس سے معذور ہو گئے ہین۔ یہ بات خاکسار نے مولوی غلام حسن صاحب امام اہلحدیث سیالکوٹ سے سنی ہے۔ ایڈیٹر

[illegible] ذکر کیا ساتوین تاریخ ماہ رجب سال مین بعد نماز فرض عشاء کے کہ مرزائیون کے حق مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کیا ہے الہام ہوا۔ اولٰئک هم الکٰفرون حقًا[۵۱] هکذا تطبیق[۵۲] الهامه بالقرآن والحدیث وهکذا[۵۳] تطبیقه بالهامی اللهم رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السمٰوٰت والارض عالم الغیب والشهادة انت تحکم بین عبادك فیما کانوا فیه یختلفون اهدنی لما اختلف فیه من الحق باذنك انت تهدی من تشاء الی صراط مستقیم ط ان ملحدون کے حق مین مجھکو یہہ بہت الہام ہوا ہے۔ ان یقولون الا کذبا ط

حررہ العبد الضعیف عبد الرحمن المدعو بمحی الدین مقام لکھوکی جواب سوال المولوی محمد حسین
عافاه الله وایاه فی الدارین

الجواب صحیح — یہ جواب صحیح ہے۔

الملتجی الی الله محمد بن بارک الله مرحوم ساکن لکھوکے ضلع فیروزپور پنجاب
مصنف تفسیر محمدی انواع محمدی وغیرہ

---

[۵۱] ۔ یہہ لوگ پکے کافر ہین۔

[۵۲] ۔ اس کے الہام کی قرآن وحدیث سے یون ہی موافقت ہو سکتی ہے۔ جو بیان ہو چکی ہے۔ کہ مسیح سے مرزا کا کاذب ہونا اور کادیانی کا گدہی کے صورت مین دکھائی دینا۔

[۵۳] ۔ اسیطرح اسکا الہام ہمارے اس الہام سے کہ وہ پکے کافر ہین مطابق ہو سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میرزا کادیانی کو یہ عاجز پہلے اچھا سمجھتا تھا۔ جب وہ تائید اسلام مین مصروف تھا۔ جب سے اوس نے مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا ہے۔ اور نبوت کا مدعی ہوا ہے۔ تب سے مین اوسکو ملحد و دجال و کذاب سمجھتا ہون۔

حررہ خادم القوم محمد حسن بن مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ مرحوم ساکن لکھوکے ضلع فیروزپور پنجاب

دستخط و مواہیر علمای نحریر پشاور

یجب علی کافۃ المسلمین طراً وعلی قاطبۃ المؤمنین جمعاً ان یحکموا علیه بالکفر والالحاد ویجتنبوا عنه بالغیظ والعناد اذ لا شک فی کفره وکفر اتباعه واشیاعه لانه دجال کذاب مرتاب فی الامر الیقینی ساع فی الارض بالفساد مؤول للنصوص القرآنیة علی ما هو متمناه والمحکمات الفرقانیة علی ما هو مبتغاه لاقتناء الزور والارتداد اذ یذهب تارة الی المذهب السوفسطائیة واخری الی هواجسات الشیطانیة فقد انکر القواطع القطعیة

تمام مسلمانون پر واجب ہے کہ کادیانی پر کفر والحاد کا حکم لگادین۔ اور اس سے کنارہ کش ہون۔ اسکے اور اسکے پیرون کے کفر مین کوئی شک نہین۔ یہ دجال وکذاب ہے۔ یقینی امر مین شک لانیوالا۔ زمین مین فساد پھیلانے والا۔ آیات قرآن کو اپنی خواہش کے موافق اصل معنے سے پھیرنے والا۔

یہ کبھی سوفسطائی مذہب اختیار کرتا ہے۔ کبھی شیطانی خطرات پر

والشریعة الحقة الحقیقة کل ذلك باغواء الشیطان کتب علیه انه من تولاه فانه یضله ویهدیه الی عذاب السعیر اعوذ بالله من شره ومن شر اجباره وانصاره ونتوکل علیه انه هو السمیع البصیر

پر چلتا ہے۔ احکام واخبار قطعیہ کا منکر ہے۔ شیطان کے بہکانے مین آیا ہوا ہے۔ جسپر یہ حکم ہو چکا ہے۔ کہ جو شخص اسکو دوست بناویگا اسکو وہ گمراہ کریگا اور جہنم کی راہ چلائیگا۔ اسکے اور اسکے حواریون کے شر سے خدا کی پناہ ہے۔

العبد خادم الفقهاء والمحدثین سید اکبر شاہ حنفی قادری پشاوری

نحن نتبع ما نقح الفحول من العلماء والسالکین بطریق الشریعة والانصاف ونحکم بکفره واضلاله ××××××××

ہم کادیانی کے باب مین اس حکم کے پیرو ہین۔ جو علماء نے تحقیق کرکے اسپر لگایا ہے۔ ہم اسکو کافر وگمراہ کنندہ جانتے ہین۔

حررہ قاضی احمد پشاوری

افرأیت من اتخذ الٰهه هواه واضله الله علی علم وختم علی سمعه وقلبه وجعل علی بصره غشاوة فمن یهدیه من بعد الله افلا تذکرون اه اولئك الذین اشتروا الضلالة بالهدی والعذاب بالمغفرة فما اصبرهم علی النار ذلك بان الله نزل الکتاب بالحق وان الذین اختلفوا فی الکتاب لفی شقاق بعید

یہ شخص ان آیات کا مصداق ہے جنمین ارشاد ہے۔ تو نے اسکو بھی دیکھا جسنے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنالیا ہے۔ اور خدا تعالے نے اسکو علم کے ساتھ گمراہ رکھا ہے۔ اور اسکے کان اور دلپر مہر لگادی ہے اور آنکھ پر پردہ ہے۔ اب اسکو خدا کے سوا کون ہدایت کرے۔ کیا تم پند پذیر نہین ہوتے۔ یہ وہ لوگ ہین

جنہون نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو خریدا۔ اور بخشش کے بدلے عذاب کو۔ یہ کیسے آگ پر صابر ہین؟ یہ اسلیے ہوا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب حق کے ساتھہ اوتاری۔ اور جن لوگون نے اسمین اختلاف ڈالا۔ وہ اسکے خلاف مین دور جا پڑے۔

العبد الفقیر محمد نور مدرس مسجد قاسم علی خان پشاوری

الحمد للہ اولاً واٰخراً والصلوٰۃ علی نبیہ محمد ظاهراً
وباطناً وعلی اٰلہ واصحابہ طراً وجمعاً اما بعد
فیا ایها الاخوان المؤمنون اذا حکم بیقا الایمان ان
نزول عیسی بن مریم علیہ السلام من السماء بعد ظهور
المهدی الموعود حق وما قتل عیسیٰ من ایدی الکفار وما
صلب بل رفعہ اللہ الی السماء ونزولہ علامۃ للساعۃ
وقتل الدجال الاعور من یدہ وهذہ الامور کلها
ثابتۃ بالایات الناطقۃ والاحادیث القاطعۃ فکیف
من ادعی بانی انا المسیح عیسیٰ حاشا وکلا لیس هو کما یدعی
بل هو من احد الدجالین الکذابین وادعاءہ باطل محض
مشتمل علی انکارہ من النصوص القطعیۃ والبراهین الیقینیۃ
ولقد زین الشیطان لہ عداوۃ الانبیاء فمن کان عدوا للہ
وملئکتہ ورسلہ وجبریل ومیکال فان اللہ عدو للکافرین
وصار مصداق هذہ الاٰیۃ فمن اظلم ممن کذب علی اللہ
وکذب بالصدق اذ جاءہ الیس فی جهنم مثوی للکافرین

بھائی مومنو حضرت عیسے علیہ
السلام کا آسمان سے ظہور مہدی
علیہ السلام کے بعد اترنا حق ہے۔
اور حضرت عیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام
صلیب پر نہین چڑہائے گئے۔
اور نہ مارے گئے۔ بلکہ آسمان کی
طرف اٹھائے گئے ہین۔
انکا قیامت سے پہلے اترنا
قیامت کی علامت ہے۔
وہ دجال کو قتل کرین گے۔ یہ
سب امور بحکم آیات ناطقہ اور
احادیث قاطعہ ہونے والے
ہین۔ پھر جو شخص اب دعویٰ
کرتا ہے۔ کہ مین مسیح ہون۔
وہ مسیح نہین ہے۔ بلکہ دجال

لمن كان هكذا فهو ضال مضل يضل الناس عن سواء الطريق فاجتنبوا منه ومن اتباعه وانصاره لعلكم تفلحون من شره۔

ہے اور اسکا دعوی بحکم آیات واحادیث باطل ہے۔ شیطان نے اُسکو نبیون کی دشمنی اچھی کر دکھائی ہے۔ اور جو نبیونکا دشمن ہو۔ خدا اُسکا دشمن ہے۔ وہ اس آیت کا مصداق ہے۔ جسمین یہ بیان ہے۔ کہ اس سے بڑا ظالم کون ہے۔ جو اللہ پر افترا کرے۔ اور حق کو (جب اُسکے پاس آچکا ہو) جھٹلائے۔ کیا کافرون کا ٹھکانا جہنم نہین ہے؟۔

حرره الفقير الحقير عبد الحكيم حافظ قادري پيشاوري

ما اجاب العلماء الكرام فهو احق بالصواب والجواب۔

جو جواب علماء نے دیا ہے۔ وہ درست ہے۔

الراقم فقير سيد محمد واعظ مسجد گنج خلف الصدق رئيس العلماء حافظ محمد اعظم مرحوم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد خاتم النبيين وعلى اله وصحبه اجمعين **اما بعد** فلا يخفى على كافة المسلمين المؤمنين بجميع ما جاء به الرسول الامين من الشرع المبين ان نزول عيسى بن مريم الصديقة المعهود في اشراط الساعة حق ثابت بالكتاب والسنة النصوص الصريحة قال عز من قائل وانه لعلم للساعة اخرج الحاكم عن ابن عباس هو خروج عيسى كما في الاكليل في مدارك التنزيل وقرئ ابن عباس لعلم بفتحتين بمعنى العلامة

حمد و صلوٰت کے بعد۔ مومنو کو معلوم ہو۔ کہ علامات قیامت مین۔ جو حضرت عیسے علیہ السلام کا نزول شمار کیا گیا ہے۔ وہ حق ہے۔ کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ وہ علم قیامت ہے۔ ابن عباس رضہ نے فرمایا ہے

واخرج البخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی عن ابی هریرة رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکمًا مقسطًا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لا یقبله احد ثم یقول ابو هریرة رض اقرؤا ان شئتم وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته والمعنی ما من احد من اهل الکتاب ادرک ذلک الوقت الا امن بعیسیٰ عند نزوله من السماء وصحح هذا القول الطبری کذا فی تفسیر الخازن وقال عطاء عن ابن عباس رض اذا نزل عیسی الی الارض لا یبقی یهودی ولا نصرانی الا امن به وشهد انه روح الله وکلمته وعبده ونبیه کذا فی التفسیر الوسیط للامام الواحدی واخرج الامام احمد فی مسنده عن عائشة رض قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یخرج الدجال فینزل عیسی بن مریم فیقتله ثم یمکث عیسی فی الارض اربعین سنة امامًا عادلًا مقسطًا وفی حدیث مسلم عن النواس بن سمعان رض ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم الدجال ذات غداة الی ان قال ثم یأتی القوم فیدعوهم فیردون علیه قوله فینصرف عنهم فیصبحون ممحلین لیس بایدیهم شیء من اموالهم ویمر بالخربة فیقول لها اخرجی کنوزک فتتبعه کنوزها کیعاسیب النحل ثم یدعو رجلًا فیضربه بالسیف۔

اس سے حضرت عیسے علیہ السلام کا تشریف لانا مراد ہے۔ ایسا ہی تفسیر **اکلیل** مین ہے ایک قرأت مین علم کی جگہ عَلَم بفتح ہے۔ جسکے معنے علامت ہے۔ **بخاری** وغیرہ نے ابو ہریرہ رض سے روایت کیا ہے کہ عنقریب حضرت عیسے علیہ السلام حاکم عادل ہوکر آئین گے خنزیر کو قتل کرین گے۔ جزیہ موقوف کرین گے۔ مال کی ایسی کثرت ہوگی۔ کہ کوئی اسکو قبول نکرے گا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رض نے کہا۔ کہ چاہو۔ تو (اسکی تصدیق مین) یہ آیت پڑہو۔

وان من اهل الکتاب الایة۔

جس سے یہ مراد ہے مکر جو اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وقت پائیگا۔ وہ انپر ایمان لے آئیگا۔ اسی قول کو تفسیر آیت مین **طبری** نے صحیح کہا ہے

فیقطعه جزلتین رمیة الغرض ثم یدعوه فیقبل ویتهلل وجهه ویضحک فبینما هو کذلک اذ بعث المسیح بن مریم علیه السلام فینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق واضعا کفیه علی اجنحة ملکین فیطلبه حتی یدرکه بباب لد فیقتله الحدیث والحاصل ان نزول عیسی بن مریم الموعود فی زمن الاستقبال انما یکون بعد خروج الدجال والاحادیث فیه کثیرة یطول ذکرها بالاستیفاء وهو الآن حی فی السماء وهذا قول اهل الحق المعول علیه لقوله تعالی وما قتلوه یقینا بل رفعه الله الیه ای الی السماء قاله الحسن البصری کما فی تفسیر الامام الواحدی وینزل عند قرب الساعة کهلا وعلیه قوله تعالی ویکلم الناس فی المهد وکهلا قال ابن عباس ارسل الله عیسی علیه السلام وهو ابن ثلاثین سنة مکث فی رسالته ثلاثین شهرا ثم رفعه الله الیه کذا فی تفسیر الخازن قالوا وما وصل الی سن الکهولة ففیه اشارة الی نزوله من السماء کذا فی تفسیر جامع البیان فاخبر الله تعالی برفعه الیه حیا بعد ما وعده وقال یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی والمراد ههنا توفی النوم وعلیه الاکثرون کما فی جامع البیان ومثله قوله تعالی وهو الذی یتوفیکم باللیل ویعلم ما جرحتم بالنهار الآیة

چنانچہ **تفسیر خازن** مین ہے حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ جب عیسے علیہ السلام زمین پر اترین گے۔ تب کوئی یہودی ونصرانی ایسا نہوگا۔ جو یہہ شہادت نہ دیگا۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہین۔ ایسا ہی تفسیر **وسیط** مین ہے۔ امام احمد نے روایت کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دجال نکلیگا پھر عیسے علیہ السلام نازل ہونگے اور اسکو قتل کرین گے۔ پھر وہ زمین مین چالیس برس رہین گے۔ امام عادل اور حاکم منصف ہوکر۔ اور **صحیح مسلم** مین نواس بن سمعان سے حدیث ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دجال کا ذکر

فالتوفی اعم من الاماتة ویدل علیه قوله تعالیٰ اللّٰه یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها فیمسک التی قضی علیها الموت ویرسل الاخریٰ الی اجل مسمّیً ان فی ذالک لایٰت لقوم یتفکرون۔ فمن تفکر فی قوله تعالیٰ حکایةً عن قول عیسی علیه السلام یوم القیمة فلمّا توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم الایة علم انه لم یرد به الاماتة بشهادة الاٰیات السّابقة والاحادیث الصریحة المذکورة وبالجملة ان اللّٰه تعالیٰ لم یذکر فی هذه الاٰیت الاتوفی عیسی بن مریم ولم یذکر فی القراٰن انه اَمَاتَهٗ قبل التوفی والرفع او بعده فی السماء بل النصوص ناطقة بانه حیٌّ ینزل عند اقتراب الساعة فمن انکر نزول عیسی بن مریم الصدیقة مدعیاً انه مات فی الحقیقة ثم جعل هذا الانکار تمهیداً لاثبات دعوی المسیحیة الجدیدة وادعاءِ المماثلة العیسویة فی وصف النبوة واختار مسلک الملاحدة والباطنیة وصرف النصوص الواردة فی نزول عیسی بن مریم نبیّ بنی اسرائیل بضرب من التمحّل الباطل وفاسد التاویل الی معانٍ توافق بغیة هواه وهذیانٍ یطابق هفوة مدعاه وحرّف الکلم عن مواضعه ووضع الکلام الحق فی غیر موقعه فادعی النبوة الشرعیة وانکر الاحکام المحکمة القطعیة فهو کافر ملحد کذاب لایخفی الحاده وکفره وکذبه علی اولی العلم

کیا تو فرمایا۔ کہ وہ ایک قوم کو اپنی طرف بلائیگا وہ اسکی بات کو رد کرین گے۔ تو تہیدست ہو جائین گے۔ پہر وہ کہنڈرون پر گذر کرے گا۔ انکو کہیگا۔ کہ اپنے خزانہ نکال دو۔ تو وہ اپنے خزانے نکالدین گے جیسے شہد کی مکہیان نکلتی ہین۔ پہر وہ ایک آدمی کو بلا کر دو ٹکڑے کردیگا۔ پہر اسکو بلائیگا تو وہ چمکتے چہرہ اور ہنستے منہ سے آئیگا۔ ایسی حالت مین حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا بہیجیگا۔ وہ دمشق کے مشرق مین سفید منارہ کے پاس فرشتون کے پرون پر ہاتہ رکہے ہوئے اترین گے اور دجال کو دروازہ لد پاس پاکر قتل کرین گے۔ **الحاصل** حضرت عیسے علیہ السلام کا دجال کے بعد نزول فرمانا زمانہ آئیندہ مین ہوگا اور اسوقت تو وہ زندہ آسمان مین

فى مطالب ان سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين بنص القرآن العظيم وقال القاضي عياض في كتاب الشفاء في حقوق المصطفى من ادعى نبوة احد بعد نبينا عليه الصلوة والسلام او ادعى النبوة لنفسه او جوز اكتسابها والبلوغ بصفاء القلب الى مرتبتها كالفلاسفة وغلاة المتصوفة وكذلك من ادعى منهم انه يوحى اليه وان لم يدع النبوة الى ان قال فهولاء كلهم كفار مكذبون للنبي صلى الله عليه وسلم لانه اخبر انه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين ولا نبي بعده واخبر عن الله تعالى انه خاتم النبيين واجمعت الامة على حمل هذا الكلام على ظاهره وان مفهومه هو المراد به دون تاويل ولا تخصيص فلا شك في كفر هولاء الطوائف كلها قطعا اجماعا وسمعا وكذلك وقع الاجماع على تكفير من دافع نص الكتاب او خص حديثا مجمعا على نقله مقطوعا به مجمعا على حمله على ظاهره انتهى كلامه ملخصا وقال الامام الصابوني في الكفاية التي صنفها في عقائد اهل السنة والجماعة ما لفظه العدول عن ظواهر النصوص من غير ضرورة الحاد محض انتهى قال الله تعالى ان الذين يلحدون في آياتنا لا يخفون علينا افمن يلقى في النار خير ام من ياتي آمنا يوم القيمة اعملوا ما شئتم انه بما تعملون بصير والله سبحانه وتعالى وعد بحفظ كتابه المبين عن تحريف

موجود ہین۔ اور یہی اہل حق کا قول جسپر اعتماد ہے۔ اسپر یہ **قول** خداوندی کہ "یہودیون نے یقیناً اسکو قتل نہین کیا۔ بلکہ خدا تعالے نے اسکو اپنی طرف اٹھا لیا ہے۔" **دلیل** ہے۔ اپنی طرف اٹھانے سے آسمان پر اٹھانا مراد ہے۔ چنانچہ حسن **بصری** نے کہا ہے۔ ایسا ہی واحدی کی تفسیر مین ہے۔ اور اسپر یہ **قول** خداوندی کہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام گہوارہ مین اور سنہ کہولت مین (یکسان) کلام کرینگے" بھی **دلیل** ہے ابن عباس رض نے فرمایا ہے۔ کہ جب وہ رسول ہوئے۔ تو تیس برس کے تھے۔ پھر بعد رسالت وہ تیس مہینے ٹھہرے۔ پھر خدا تعالیٰ نے اونکو اٹھا لیا۔ ایسا ہی تفسیر **خازن** مین ہے علما نے کہا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام سنہ کہولت کو نہ پہنچے تھے۔ کہ اٹھائے گئے۔ لہذا اس آیت مین یہ ارشاد ہے کہ وہ آسمان سے اترین گے (تاکہ سنہ کہولت مین

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

الملاحدة المضلين فقال انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون فاقام العلماء الصالحين على ابطال تاويل الملحدين فدوّنوا علم الكتاب والسنة الذي هو اساس للاحكام الشرعية الاصلية والفرعية في الكتب المبسوطة المضبوطة المشهورة التي تداولها اهل السنة والجماعة في الاعصار الماضية الى الآن وعنه عليه السلام لا يزال يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاهلين والملحد الذي ذكرنا سابقاً ليس نظير عيسى بن مريم الصديقة بل مثيل الاسود العنسي ومسيلمة اليمامي في دعوى النبوة داخل في سلسلة الكذابين الذين اخبر عن خروجهم النبي الصادق الامين فقال صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريباً من ثلثين كلهم يزعم انه رسول الله اخرجه مسلم وغيره فثبت بهذا التفصيل وواضح الدليل ان الملحد المسطور على الوصف المذكور دجال كذاب استحوذ عليه الشيطان فحمله على ذلك الهذيان والطغيان وهو المفسد الساعي في افساد عقائد المؤمنين وايقاع التشويش في صدور عوام المسلمين وعندي ان ترك المباحثة مع الملحد المسطور اولى ولاماتة قوله الزائغ احرى بل الواجب لتنفير العوام تشهير فساد عقائده بين الانام والله

انکا کلام کرنا پایا جاوے)۔ ایساہی تفسیر **جامع البیان** مین ہے۔ خدا تعالے نے اُن کو زندہ اُٹھانے کی نسبت اُس وعدہ کے بعد خبر دی ہے۔ جو انکو دیا گیا تھا کہ اے عیسے مین تجھے قبض کرنے والا اور اٹھانیوالا ہون۔ اس آیت مین لفظ توفّی سے نیند مراد ہے چنانچہ اکثر علمار کا قول ہے۔ ایساہی **جامع البیان** مین ہے۔ اسکی نظیر وہ قول خداوندی ہے۔ جسمین ارشاد ہے۔ کہ خدا انکو رات کیوقت توفّی کرتا ہے توفّی موت کے سوا اور صورتون سے بھی ہوسکتی ہے۔ اسپر وہ آیت شاہد ہے جسمین ارشاد ہے کہ اللہ تعالے جانونکو موت کیوقت قبض کرتا ہے۔ اور جو نہین مرتے انکو نیند مین۔

جو شخص اِس قول خداوندی مین جسمین حضرت عیسے علیہ السلام کو